NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

———————————

Tuesday, the 15th January, 2019

———————————

Table of Contents

1. RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN 2
2. RECITATION OF NAAT 3
3. NATIONAL ANTHEM 3
4. LEAVE OF ABSENCE 3
5. POINT OF ORDER 5
6. CALLING ATTENTION NOTICE REG: CLOSURE OF KUALA LUMPUR-PESHAWAR PIA FLIGHTS 9
7. THE PROHIBITION OF SMOKING AND PROTECTION OF NON-SMOKERS HEALTH (AMENDMENT) BILL, 2019 12
8. THE MICROFINANCE INSTITUTIONS (AMENDMENT) BILL, 2019 14
9. THE ISLAMABAD HIGH COURT (AMENDMENT) BILL, 2019 14
10. THE MICROFINANCE INSTITUTIONS (AMENDMENT) BILL, 2019 18
11. THE ISLAMABAD HIGH COURT (AMENDMENT) BILL, 2019 20

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

———————

Tuesday, the 15th January, 2019

———————

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House), Islamabad, at 11:38 of the clock in the morning. Mr. Deputy Speaker (Mr.Muhammad Qasim Khan Suri) in the Chair.

———————

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ ۚ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٢٩﴾ وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٠﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣١﴾

پناہ مانگتاہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔
اللہ کےنام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

[ترجمہ: جن لوگوں کی روحیں فرشتے اس حال میں قبض کرتےہیں کہ وہ اپنی جانوں پر (بدستور) ظلم کیےجارہے ہوں سو وہ (روز قیامت) اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کریں گے (اور کہیں گے) ہم (دنیا میں) کوئی برائی نہیں کیا کرتے تھے کیوں نہیں بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔پس تم دوزخ کے دروازوں سے

داخل ہو جاؤ تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔سو تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے اور پرہیز گار لوگوں سے کہا جائے گا کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا ہے؟وہ کہتے ہیں (دنیا و آخرت کی) بھلائی (اتاری ہے) ان لوگوں کے لیے جو نیکی کرتے رہے۔اس دنیا میں (بھی) بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو ضرور ہی بہتر ہے اور پرہیز گاروں کا گھر کیا ہی خوب ہے، سدا بہار باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے،جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ان میں ان کے لیے جو کچھ وہ چاہیں گے (میسر) ہو گا۔اس طرح اللہ پرہیز گاروں کو صلہ عطا فرماتا ہے۔]

RECITATION OF NAAT

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتاہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

روضہ پاک پہ سب ضبط نفس کرتے ہیں
اس گلستان میں دبے پاؤں ہوا آتی ہے

داور حشر نے یہ کہہ کر مجھے بخش دیا
خوب تجھ کو میرے پیارے کی ثناء آتی ہے

NATIONAL ANTHEM

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ رخصت کی درخواستیں پڑھ لوں،اس کے بعد آپ کو موقعہ دیتاہوں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب خالد حسین مگسی نے 17,20 اور 21دسمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا درخواست منظور ہے؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ سیما محی الدین جمیلی نے 14سے 24جنوری کے لیے ایوان سے درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر:محترمہ روبینہ عرفان نے 14اور 15جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا درخواست منظور ہے؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب محمد اقبال خان نے 14جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے،کیا درخواست منظور ہے؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب عباداللہ خان نے 15جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا درخواست منظور ہے؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب مرتضیٰ جاویدعباسی صاحب نے 15جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے،کیا درخواست منظور ہے۔

(درخواست منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب محمد سجاد نے 15جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے،کیا درخواست منظور ہے۔

(درخواست منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سیدخورشیداحمد شاہ صاحب۔

POINT OF ORDER

سیدخورشیداحمد شاہ:شکریہ جناب سپیکر! بڑے افسوس سے کہنا پڑتاہے کہ ہمیشہ اس بات پر میں نے اعتراض اٹھایا ہے کہ timings جوہیں جو پارلیمنٹ کے اسمبلی کے وہ بڑے اہم ہوتے ہیں اور ہمارا جو کام ہے۔آج خاص کر کہ Private Members Dayہے تو یہ 45منٹ گیارہ بجے کا ٹائم ہے۔45منٹ late sessionہو یہ بڑی زیادتی ہے۔کم ازکم سپیکر کی طرف سے یہ زیادتی نہیں ہونی چاہیے۔آپ اپنے ٹائم پر جو خود ٹائم دیتے ہیں۔اس پر آکر چیئر پر آجائیں۔Session startکرلیں۔ممبرز اگر نہیں ہیں تو اس کے بعد دیکھاجائے گاکہ کیا کرناچاہیے۔یہ اپنی توہین ہم خود اپنی پارلیمنٹ کی کررہے ہیں۔ہمیں کم ازکم اپنے ٹائم کا احساس کرناچاہیے اور speciallyمیں ممبر صاحبان کو نہیں کہتا۔میں آپ سے کہتاہوں کہ آپ کو ٹائم کا احساس ہوناچاہیے۔آپ اپنے ٹائم پر آجائیں،جو ممبر اپنے ٹائم پر آتاہے وہ ٹھیک ہے اور جو ممبر ٹائم پر نہیں آتاہے ان کی مرضی ہے۔مگر کم ازکم پارلیمنٹ اپنا کام تو ٹائم پر شروع کرے۔اتنا بڑا ادارہ ہے،یہ اتنا بڑا ادارہ ہے کہ یہ سارے ادارے ان کے ماتحت ہیں اور یہ ادارہ خود اس ادارے کو احساس نہیں ہے۔ان ادارے کو چلانے والوں کا جو specially Speaker کو یہ بڑی زیادتی ہے۔یہ میں point outکرناچاہتاتھا۔بلاشک ممبرز آتے ہیں،نہیں آتے ہیں۔مگر آپ ٹائم پر آجائیں۔شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔جی محترمہ شیریں مزاری صاحبہ۔

وزیر برائے انسانی حقوق (ڈاکٹر شیریں ایم مزاری): مسٹر سپیکر in principle جو خورشید شاہ صاحب کہہ رہے ہیں درست کہہ رہے ہیں لیکن unfortunately نیشنل اسمبلی کی یہ practice آج سے نہیں شروع ہوئی اورنہ ہماری حکومت نے یہ شروع کی ہے۔یہ چلتی آرہی تھی اور.I am sorry

(مداخلت)

ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: ہاں چلتی آرہی تھی۔ پچھلے دور میں بھی یہ چلتی آرہی تھی۔اس کو ختم کرنا چاہیے butیہ ایک ممبر کو کھڑے ہوکر کہنا جیسے کہ پہلی دفعہ یہ ہورہا ہے،یہ غلط ہے۔یہ پہلے بھی ہم نے کافی دفعہ point outکیا تھا۔It has been happening throughout.

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 2 توجہ دلاو نوٹس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر دو توجہ دلاؤ نوٹس۔جناب شیر اکبرخان وزیرانچارج برائے ہوابازی ڈویژن کے توجہ دلانے سے متعلق آئٹم نمبر 2پیش کریں۔

جناب شیر اکبرخان:شکریہ جناب سپیکر!۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اس طرح تو بات چلتی رہے گی۔آگے ایجنڈے کو بھی چلاناہے۔پھر آپ کہیں گے کہ ایجنڈا نہیں چلتا۔ آپ سینیئر ہیں ہمارے،معتبر ہیں ہمارے۔ لیکن ایجنڈے کو بھی میں چلاؤں گا۔ آج Private Members Dayہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: کسی کا نام نہیں لیا۔دیکھیں ایوان کو ایک اچھے خوش اسلوبی کے ساتھ چلاناچاہیے۔ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرناچاہیے اور اس طرح اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کو لیکر بیٹھ جائیں گے تو پھر تو یہ پورے

ایجنڈے پر عملدرآمد مشکل ہوگا۔جناب شیر اکبرخان وزیرانچارج برائے ہوابازی ڈویژن کے توجہ دلانے سے متعلق آئٹم نمبر 2 پیش کریں۔

جناب شیر اکبرخان: شکریہ جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے۔اپوزیشن کی طرف سے جوکچھ بھی ہورہاہے۔میرے خیال میں ایجنڈے پر آپ،یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے۔انہوں نے بالکل اس ہاؤس کو یرغمال بناکر رکھاہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی خورشیدشاہ صاحب بتائیں آپ۔

سیدخورشیداحمدشاہ: دیکھیں جناب ڈپٹی سپیکر! آنریبل ممبر کے لیے بہت عزت ہے،ہماری اپوزیشن میںcolleague رہی ہے۔ان کو پتہ ہے کہ اپوزیشن کا طریقہ کیا ہوتاہے۔وہ بڑی سینیئر پارلیمینٹیرین ہوچکی ہے۔اس نے میرانام لیا تب میں اٹھا۔اگر اس نے نام میرا نہیں لیا تو میں ان سے معافی مانگوں گا۔کرلیں یہ پہلے فیصلہ ہوجائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیک کرلو آپ۔

سیدخورشیداحمد شاہ: نہیں نہیں وہ معافی نہیں مانگے گی۔

(مداخلت)

سیدخورشیداحمدشاہ: ٹھیک ہے،یہی کہا تھا آپ نے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ بات کرلیں۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب سپیکر! یہ کہہ دینا کہ ماضی میں اس پارلیمنٹ کے ساتھ کیا کیا ہوا ہے۔اس لیے ہم بھی یہ کررہے ہیں یہ کوئی argumentبنتی ہے۔غلط جو کل تھا وہ آج بھی غلط ہے۔غلط کو referenceدینا یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ایک ممبر دے دے کہ یہ بات پہلے ہوتی تھی۔اس لیے آج بھی ہورہی ہے۔جناب سپیکر! اس وقت کے سپیکر ایاز صادق صاحب ہوتے تھے اور یہی بات پہلے سال کے اندر ہوئی۔لیٹ ہوا تھا۔پھر یہ طے ہوا کہ ممبر ہو یا نہ ہو۔ان کو آنا چاہیے یہ ریکارڈ کھلوا کر دیکھ لیں کہ پھر یہی ہوا کہ سپیکر دس ساڑھے دس کا ٹائم ہوتا تھا یا گیارہ کاtime in a Chairہوتا تھا۔میں نے پارلیمنٹ کے لیے نہیں کہا،میں نے ممبرز کی شکایت نہیں کی کہ ممبرز آتے ہیں یا نہیں آتے۔میں آپ سے مخاطب تھا۔میں نے چیئر سے کہا کہ آپ آجائیں۔ممبر آتے ہیں یا نہیں آتے ہیں وہ ان کی اپنی مرضی ہے۔مگر چیئر کی اپنی responsibilityہے۔کہ اپنے کیے ہوئے order پر آکر چیئر پر آجائے اور startکرلے، یہ بات کی۔میں نے کوئی تنقید نہیں کی حکومت کے اوپر کہ حکومت ایسی ہے یا ویسی ہے۔ایک لفظ نہیں کہا وہ بھی آپ دیکھ لیں اور نہیں کہ میں نے کوئی ایسی بات کی کہ وزیر نہیں ہے،چیئرز خالی ہیں کوئی میں نے تنقید نہیں کی۔ میں نے صرف سپیکر سے کہا ہے کہ سپیکر آجائے۔ اپنے آرڈر پر خود implementکریں اپنے آرڈر کو۔بس یہ بات تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔اب یہ ایجنڈا پھر،آج یہ بل پیش کرنے ہیں اور آپ کو موقعہ بعد میں دیتے ہیں۔آج Private Members Dayہے،Private Members Billلیکر آرہے ہیں اپنے،آپ کے بھی اس میں لوگ ہیں۔آئٹم نمبر دو توجہ دلاؤ نوٹس۔جناب شیر اکبر خان وزیر انچارج برائے ہوابازی ڈویژن کے توجہ دلانے سے متعلق آئٹم نمبر 2پیش کریں۔

CALLING ATTENTION NOTICE REG: CLOSURE OF KUALA LUMPUR-PESHAWAR PIA FLIGHTS

جناب شیر اکبرخان:شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر! میں وفاقی وزیر انچارج برائے ہوائی بازی ڈویژن کی توجہ عوام میں گہری تشویش کا باعث بننے والے پورے عوامی اہمیت کے معاملہ کی جانب مبذول کراتاہوں کہ جو پی آئی اے کی کوالالمپور سے پشاور پروازوں کی بندش سے متعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جناب محمد میاں سومرو صاحب وزیربرائے ہوابازی ڈویژن مختصر بیان دیں۔

وزیر برائے نجکاری وہوا بازی ڈویژن (جناب محمد میاں سومرو): بسم اللہ الرحمن الرحیم سر! یہ فلائٹ بند ہوئی ہیں load factorکی وجہ سے اور نقصان ہورہاتھا۔مگر اس وقت کراچی سے دو اور لاہور سے دو فلائٹ چل رہی ہیں،چار فلائٹیں ہفتے میں اور جوimmigration, customسب کچھ پشاور میں ہی ہوتا ہے ممبران کا۔تھوڑا ہی فرق ہے۔لیکن پشاور سے اب night landingکی اجازت ہوگئی ہے۔انشاء اللہ اس کو شروع کریں گے تقریباً مارچ یا اپریل میں تاکہ یہ پھر چھ فلائٹ ہوجائیں گی۔یہ اب جب پرائم منسٹرصاحب گئے تھے ملائیشیا تو وہاں پر ہماری کافی communityہے KPK سے انہوں نے یہ ڈیمانڈ کی ہے تو اس پر انشاء اللہ کام ہورہاہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شیر اکبرخان صاحب ایک سوال کریں۔

جناب شیر اکبرخان: جناب ڈپٹی سپیکر! میرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ جس طرح سومرو صاحب نے کہا ہے تو یہ پرواز اور یہ فلائٹ بونیر کے لیے ہم ڈیمانڈ کررہے ہیں۔یہ پرواز جو ہے پشاور سے کوالالمپور تک۔اس پر پانچ گھنٹے سفر کے لگتے ہیں اور جب لاہور سے،کراچی سے ہمارے صوبے کے جو لوگ ہیں وہ محنت مزدوری کے لیے خاص کر بونیر کے لوگ محنت مزدوری کے لیے ملائیشیا سفر کرتے ہیں۔جب سے یہ پروازیں بند ہو چکی ہیں تو 24 گھنٹے لگ جاتے ہیں اس سفر میں اور پشاور سے جو سفر ہوتا تھا اس میں پانچ گھنٹے لگتے تھے۔پشاور اور Kuala Lumpurکے درمیان جس طرح سومرو صاحب نے بات کی ہے کہ یہ پرواز جو تھی یہ منافع بخش تھی اس میں ایک بھی خالی سیٹ

نہیں ملتی تھی۔جس طرح سومرو صاحب نے کہا کہ ہم مارچ میں یا اپریل میں یہ پرواز دوبارہ شروع کر لیں گے۔تو میری request یہ ہے کہ سپیکر صاحب! آپ کی توسط سے میں ان سے request کرتا ہوں کہ اگر اس مہینے میں یا فروری میں یہ پرواز شروع ہو جائے تو ہمارے صوبے کے لوگ جس مصیبت میں مبتلا ہیں کیونکہ ان کا کراچی سے سامان چوری ہو جاتا ہے۔لاہور میں ان کے ساتھ ناروا سلوک ہوتا ہے۔پہلے تو ہفتے میں دو پروازیں تھیں۔میں سومرو صاحب سے یہ request کرتا ہوں کہ kindly آپ مہربانی کر کے اس مہینے میں ایک پرواز شروع کر لیں۔

ہماری افرادی قوت جو محنت مزدوری کے لیے جاتی ہے وہ ایک مصیبت میں مبتلا ہے اگر ایک پرواز اس مہینے میں شروع ہو جائے یا میری آپ سے درخواست ہے کہ میرے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو متعلقہ اسٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کیا جائے کہ وہ اس کو دیکھیں کہ پی آئی اے کو کتنا نقصان ہو رہا ہے بلکہ یہ فائدہ مند اور منافع بخش پرواز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب میاں محمد سومرو صاحب۔

جناب محمد میاں سومرو: سر یہ اضافی وقت ضرور لگتا ہے بالکل صحیح کہہ رہے ہیں مسئلہ خسارے کا بھی تھا لیکن جہاز اس وقت نہیں ہیں اگر جہاز پہلے آ گئے تو انشاءاللہ پہلے شروع کر دیں گے سامان direct چیک ہوتا ہے وہ نکلتا ہی نہیں جہاز سے لاہور یا کراچی میں immigration بھی اور کسٹم بھی سارا پشاور میں ہوتا ہے۔وہ سامان کا بھی جو مسئلہ تھا کہ جہاز سے سامان نکالا جاتا ہے وہ نوبت نہیں آئے گی۔جہاز اگر پہلے آ گئے تو انشاءاللہ پہلے consider کر لیں گے ورنہ جو ہمارا پلان ہے یا جو ہمارا منصوبہ ہے اس کے تحت انشاللہ مارچ اپریل تک ہو جائے گا اور اتنی دیر تک جہازوں کا بھی انتظام ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محبوب شاہ صاحب ایک سوال پوچھیں۔

جناب محبوب شاہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم سپیکر صاحب! ہمارا یہی سوال ہے کہ ہمارا مالاکنڈ ڈویژن پسماندہ علاقہ ہے اور ہمارے زیادہ تر لوگ اوورسیز میں ہوتے ہیں۔ہماری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے پی آئی اے پشاور اور Kuala Lumpur کے لیے بحال کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد میاں سومرو صاحب۔

جناب محمد میاں سومرو: سر بالکل صحیح کہہ رہے ہیں، جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ جہازوں کی بھی قلت ہے کہ انشاءاللہ جتنی جلدی ہو سکے اس کی ضرور ہم کوشش کریں گے کہ یہ فلائٹ شروع ہو جائے۔ flight landing permission پشاور سے اسی لیے لی ہے اور پہلے نہیں تھی تاکہ اگر اوقات میں کوئی اضافی فائدہ ہو تو وہ بھی دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر حیدر علی خان ایک سوال پوچھیں۔موجود نہیں ہیں فاروق اعظم صاحب آپ بیٹھیں یہ مجھے مکمل کرنے دیں اس کے بعد آپ کا نمبر آتا ہے۔ڈاکٹر حیدر علی خان صاحب۔میرے خیال میں موجود نہیں ہیں۔جناب جنید اکبر صاحب ایک سوال پوچھیں۔

جناب جنید اکبر: جناب دنیا میں بڑے بڑے ائیرپورٹس ہوتے ہیں وہاں پر ایک ہی ٹائم پر درجنوں جہاز اترتے ہیں لیکن وہاں مسافر اتنے ذلیل نہیں ہوتے جتنے اسلام آباد ایئرپورٹ پر سامان کے لیے ایک ہی فلائٹ آتی ہے اور جو مسافر ہوتے ہیں ان کو تین سے چار گھنٹے سامان لینے میں لگ جاتے ہیں اور ان کو مشکالات بھی ہوتی ہیں اور ان کو انتظار بھی کرنا پڑتا ہے۔منسٹر صاحب اس معاملے میں کیا کر رہے ہیں؟ کیونکہ نئی منسٹری ہے اس معاملہ کو منسٹر صاحب دیکھ رہے ہیں یا نہیں؟۔جو بندہ دس دس گھنٹے فلائٹ پر سفر بھی کرتا ہے اور اپنے سامان کے لیے چار چار گھنٹے ایئرپورٹ پر اس کو رکنا پڑتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد میاں سومرو صاحب۔

جناب محمد میاں سومرو: بالکل اس کو دیکھ رہے ہیں۔اس کو ہوا یہ ہے کہ اسلام آباد ایئرپورٹ پر سکینر لگے ہوئے ہیں جب سامان گزرتا ہے آگے کسٹم میں پھر اس کو نہیں کھولنا پڑتا۔7 سیکنڈ لگتے ہیں ہر بیگ کو گزرنے میں۔ اس میں آگے انتظار نہیں ہوتا لوگ سمجھتے ہیں کہ بھئی یہ زیادہ ٹائم اس لیے لگ رہا ہے کیونکہ سات سیکنڈ لگتے ہیں لیکن پھر اس کے بعد نہیں کھولتا بیگ۔اس میں کئی دفعہ ہوتا ہے کہ لوڈر اکھٹے دو بیگ ڈال دیتے ہیں ان کو ٹریننگ دی جا رہی ہے اور اس پہلو کو بھی دیکھا جا رہا ہے۔باقاعدہ اس وقت وہاں ریسرچ ہو رہی ہے کہ لوگ کھڑے ہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہر فلائٹ پر کتنی دیر پر سامان آتا ہے تاکہ او ربہتری ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سلیم رحمٰن صاحب ایک سوال پوچھیں۔موجود نہیں ہیں۔ائٹم نمبر3 بلوں کا پیش کرنا۔محترمہ منورہ بی بی ائٹم نمبر3 پیش کریں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ منسٹر صاحب سے بعد میں مل لیجیے گا۔رول کے تحت آپ سوال نہیں کر سکتے اس ٹائم۔رولز اجازت نہیں دیتے آپ بعد میں مل لیجیے گا۔منورہ بی بی صاحبہ ائٹم نمبر3 پیش کریں۔

THE PROHIBITION OF SMOKING AND PROTECTION OF NON-SMOKERS HEALTH (AMENDMENT) BILL, 2019

محترمہ منورہ بی بی : بسم اللہ الرحمن الرحیم شکریہ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ تمباکو نوشی کی ممانعت و تمباکو نوشی نہ کرنے والے افراد کی صحت کا تحفظ آرڈیننس بل ۲۰۰۲ میں مزید ترمیم کرنے کا بل [تمباکو نوشی کی ممانعت و تمباکو نوشی نہ کرنے والے افراد کی صحت کا تحفظ (ترمیمی) بل ۲۰۱۹] پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر برائے قومی صحت و خدمات ضوابط و معاونت کیا آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں؟۔جی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ۔

ڈاکٹر نوشین حامد : سپیکر صاحب میں اس کی مخالفت کرتی ہوں اور مخالفت کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اسی طرح کا ایک بل 7 مارچ 2017 کو ڈاکٹر نکہت شکیل اور پانچ دوسرے ایم این ایز نے پیش کیا تھا اور یہ بل جو ہے یہ نیشنل اسمبلی کی اسٹینڈنگ کمیٹی فار نیشنل ہیلتھ سروسز میں پیش کیا گیا تھا اور وہاں پر بہت ساری deliberations ہوئیں اور پھر جو recommendations اس کی forward کی گئیں منسٹری آف نیشنل ہیلتھ سروسز کو اس کی compliance میں منسٹری آف نیشنل ہیلتھ سروسز نے ایک نوٹیفکیشن SRO کے through issue کیا جس میں individual cigarettes sticks کو ban کر دیا گیا تھا ان کی سیل کو۔اس کے علاوہ جو اس بل کے اندر دوسری provisions تھیں جس میں relating to authorized persons کا ایک administrative order ہونا تھا اور اس کے تحت انہوں نے سارے فیڈرل سیکرٹریز کو اور صوبائی چیف سیکرٹریز کو کہا تھا کہ وہ nominate کریں ایسے اشخاص کو جس کا اس بل میں ذکر تھا۔سر! اس کے response میں 25 منسٹریز نے directions ایشو کی تھیں اور 21 منسٹریز اور ڈیپارٹمنٹس میں Focal Persons nominate ہو گئے تھے۔تو سر! جو اس بل کے اندر جتنی بھی provisions تھیں وہ SRO کے through اور administrative orders کے throughوہ بھی implement ہو گئی تھیں اس لیے جو mover تھا اس نے 5 اپریل 2018 کو یہ بل withdraw کر لیا تھا۔تو میری request ہے mover سے چونکہ اس کی ساری provisions جو ہیں وہ already implement ہو رہی ہیں تو اس بل کو یہ withdraw کر لیں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری تمام معزز اراکین سے درخواست ہے کہ توجہ دیں بل پیش کر رہے ہیں ہمارے معزز ارکین تو ان کی توجہ سے سنیں اس میں رائے لی جاتی ہے تو بعد میں پھر اعتراض ہوتا ہے کہ ہمیں پتہ نہیں چلا۔اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

سوال یہ ہے کہ تمباکو نوشی کی ممانعت و تمباکو نوشی نہ کرنے والے افراد والے کی صحت کا تحفظ آرڈیننس بل ۲۰۰۲ میں مزید ترمیم کرنے کا بل [تمباکو نوشی کی ممانعت و تمباکو نوشی نہ کرنے والے افراد کی صحت کا تحفظ (ترمیمی) بل ۲۰۱۹] پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔[بالآخر بل پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی]

جناب ڈپٹی سپیکر: ائٹم نمبر5 محترمہ ساجدہ بیگم۔

THE MICROFINANCE INSTITUTIONS (AMENDMENT) BILL, 2019

محترمہ ساجدہ بیگم : شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب۔آئٹم نمبر5 مائیکروفنانس انسٹی ٹیوشنز آرڈیننس۲۰۰۱ میں مزید ترمیم کرنے کا بل [مائیکروفنانس انسٹی ٹیوشنز(ترمیمی) بل ۲۰۱۹ پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر برائے خزانہ کی طرف سے کون پیش ہورہا ہے؟مخدوم زین قریشی صاحب۔اس کو تھوڑی دیر کیلئے pending کردیتے ہیں۔آئٹم نمبر 7محترمہ عالیہ کامران صاحبہ آئٹم نمبر 7پیش کریں۔

THE ISLAMABAD HIGH COURT (AMENDMENT) BILL, 2019

محترمہ عالیہ کامران: شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب! I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Islamabad High Court Act, 2010 [The Islamabad High Court (Amendment) Bill, 2019].

جناب ڈپٹی سپیکر: وزارت برائے قانون و انصاف کی پارلیمانی سیکرٹری ملیکا صاحبہ ہیں؟

محترمہ ملیکا علی بخاری: سپیکر صاحب! I would like to thank the honorable Member for raising this issue in the Parliament پہلی بات تو یہ ہے کہ a similar Bill on this subject matter is actually with the Standing Committee for Law & Justice and Speaker Sahib! the honorable Member is seeking to add a proviso through یہ propose کررہی ہیں کہ جب بھی اسلام آباد ہائی کورٹ کے ججز appoint ہوں اس وقت ہم province کو ایک کوٹہ دیں minimum 2 کا۔ I would like to oppose this Bill primarily because section 31 of the Islamabad High Court Amendment, the original Act actually says کہ جب بھی ججز کی appointment ہوگی ہم provinces اور territories سے لیں گے تو ایک تو یہ بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ we have to make appointment of judges on merit اور جب آپ کوٹہ فکس کرتے ہیں تو then you disregard merits. So, unfortunately we will not support her amendment اس کے علاوہ جب بھی ججز کی appointment ہوتی ہے تو ramifications دیکھی جاتی ہیں کہ different provinces سے ججز لئے جائیں اور اس کے اندر ایک balance create ہو So, the Government opposes the introduction of this Bill.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کی مخالفت کرتی ہیں؟

محترمہ ملیکا علی بخاری: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ عدالت عالیہ اسلام آباد ایکٹ 2010ء میں مزید ترمیم کرنے کا بل [عدالت عالیہ اسلام آباد ترمیمی (بل)2019ء] پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عالیہ کامران صاحبہ آپ بتائیں۔

محترمہ عالیہ کامران: شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب۔سب سے پہلی بات تو میں کہوں گی کہ پارلیمانی سیکرٹری نے کہا کہ یہ same بل ہے۔یہ قطعی same بل نہیں ہے۔اس میں ایک تو ججز کی تعداد میں نے 6سے 10بڑھائی ہے جبکہ جو حکومت بل لائی ہے انہوں نے 9کی ہے plus ایک چیف جسٹس یعنی کل تعداد 11ججز کی ہوگی۔دوسرا جو میں اس کے اندر Amendment لائی ہوں جس کو یہ کہہ رہی ہیں کہ اس سے میں کوٹہ مانگ رہی ہوں۔کوٹہ قطعی نہیں مانگا جارہا۔صرف ایک جملہ addکیاجارہا ہے اوروہ یہ جملہ شرطیہ کا اضافہ یہ ہے "مگر شرط یہ کہ دفعہ ہذا کے تحت ججوں کی تعیناتی کے دوران ہر صوبے کی نمائندگی کو یقینی بنایا جائے گا اورہر صوبے سے کم از کم دو ججوں کے کوٹے کی پابندی کی جائے گی"۔جناب! اصل میں اسلام آباد کی آدھی سے زیادہ آبادی وہ ہے جو مختلف صوبوں کے لوگ وہاں پر رہتے ہیں اوراسلا م آباد ہائی کورٹ ایک وفاق کے علامت کے طورپر ہے۔جب کوئی چیز ایک وفاق کی علامت کے طورپر ہے تو اس میں و فاقیت نظر آنی چاہیے۔تو وفاقیت کیسے نظر آئے گی؟یعنی ہرصوبے کی نمائندگی یہاں پر نظر آنی چاہیے۔کم از کم اگر ہر صوبے سے دو ججز بھی لئے جائیں تو جناب دو تو اسلام آباد سے بن گئے۔یہ تو و فاق میں بیٹھے ہوئے لوگ ہیں اوراسلام آباد ایک وفاق کی علامت ہے اوریہاں کی آباد ی آپ خود دیکھ لیں،یہ ایک شہر کا نام ہےاور میں صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ 2 ججز سے کم نہیں ہونے چاہیں۔ہوسکتا ہے بلوچستان کے ججوں کا میرٹ بہت زیادہ ہوتو آپ چارجج تعینات کردیں لیکن دو سے کم نہیں ہونی چاہیے۔

دوسرا اگر حکومت کا بل کمیٹی کو جا چکا ہے تو میں ان سے request کروں گی کہ یہ اس کو کس طرح سے کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کو oppose کرتے ہیں۔جناب اس بل کواُس بل کے ساتھ club کیا جائے۔یہ بل بالکل اُس جیسا نہیں ہے۔اس میں دونوں چیزیں change ہیں۔اس کو club کرکے کمیٹی کو بھجوایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ عدالت عالیہ اسلام آباد ایکٹ 2010ء میں مزید ترمیم کرنے کا بل عدالت عالیہ اسلام آباد ترمیمی بل 2019ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ (بالآخر بل پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی)

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عالیہ کامران صاحبہ۔

محترمہ عالیہ کامران: میںchallenge کرتی ہوں اس پر votingکرائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو اس بل کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہوجائیں۔ شمار کریں۔

(گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب وہ تمام اراکین جو اس کی مخالفت میں ہیں وہ کھڑے ہوجائیں۔

(گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: 94ممبران تحریک کے حق میں ہیں۔ 96ممبران تحریک کی مخالفت میں ہیں لہذا تحریک مسترد کی جاتی ہے۔

(بالآخر تحریک مسترد کر دی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آئیٹم نمبر 5۔ محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ پیش کریں۔

THE MICROFINANCE INSTITUTIONS (AMENDMENT) BILL, 2019

محترمہ ساجدہ بیگم :شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب۔مائیکرو فنانس انسٹی ٹیوشن آرڈیننس 2001ء میں مزید ترمیم کرنے کا بل مائیکرو فنانس انسٹی ٹیوشن ترمیمی بل 2019ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد حماد اظہر صاحب کیا آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں؟

وزیر مملکت برائے محاصل (جناب محمد حماد اظہر): شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب۔عرض یہ ہے کہ پہلے سے پاکستان United Nations Conventions on the right of persons with disabilities کا optional protocols signatory ہے۔اس کے علاوہ سٹیٹ بینک آف پاکستان کی طرف سے تمام بینکوں کو circular already issued ہے guidelines issued ہیں کہ special persons individuals with disabilities جو ہیں ان کو equitable access and preferential treatment دیا جائے۔اب یہ سارے Microfinance کے جو banksہیں۔یہ بنیادی طو رپر پرائیویٹ سیکٹر میں موجود ہیں۔او ریہاں پر جو بات کی جارہی ہے وہ ان کو soft loans دینے کی،کی جارہی ہے۔اگر ہم ان کو soft loan دیتے ہیں پرائیویٹ سیکٹر کے اندر تو پھر ان تمام بینکوں کو subsidized کرنا پڑے گا۔فنانس سے ایک علیحدہ allocation دینی پڑے گی۔جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ جس کے لئے consideration کی ضرورت ہے۔اور مکمل اس کو اچھی طرح دیکھنا پڑے گا۔اگر rules allow کرتے ہیں تو آپ سے گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی میں ریفر کردیا جائے۔اگر rules allow نہیں کرتے تو .then we will oppose it

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے بل کی مخالفت نہیں کی ہے۔

وزیر مملکت برائے محاصل (جناب محمد حماد اظہر): سر آپ سے گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی میں ریفر کردیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(مداخلت)

(اس موقع پر اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین سپیکر ڈائس کے قریب آگئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے یہاں پر پہلے آواز کے ذریعے ہاں ا ور نہ کروایا ہے۔ اس کے بعد باقاعدہ counting کروائی ہے۔Counting میں چھیانوے ممبران اسمبلی نے اس کی مخالفت کی ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں، سوال یہ ہے کہ مائیکرو فنانس انسٹی ٹیوشن آرڈیننس 2001ء میں مزید ترمیم کرنے کا بل مائیکرو فنانس انسٹی ٹیوشن ترمیمی بل 2019 ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو رول پڑھ کر سناتا ہو ں۔رول 276 رائے دہی۔ میں آپ کو یہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ رول جو لکھا ہوا ہے۔اس کے مطابق،ایک ما سوائے،جیسا کہ اس کے برعکس۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: جو رولز میں لکھا ہے میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ آپ کے لوگ اگر ایوان میں نہیں ہیں تو اس کا میں قصور وار نہیں ہوں۔ یہاں پر گنتی کے دوران جتنے لوگ موجود تھے،تو گنتی کروائی گئی ہے۔ یہ counting آپ کے سامنے ہوئی ہے۔اس وقت جتنے لوگ ایوان میں موجود تھے اس کی یہ counting ہوئی ہے۔پہلے ہاں اور نہ کروائی گئی۔اس کے بعد آپ کے کہنے پرcounting کروائی گئی۔ دوبارہ رول اور آئین اس کی

اجازت نہیں دیتا تو میں کیسے کرواؤں؟میں آپ کو قانون پڑھ کر سنا رہا ہوں۔یہ آئین کے مطابق جس طرح لکھا ہے اس کے مطابق ہاؤس کو چلاؤں گا۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے سامنے counting ہوئی ہے۔آپ اپنی نشستوں پر جب بیٹھیں گےتب میں بات کروں گا۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کتاب میں لکھا ہے کہ دوبارہ نہیں کرسکتے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: دس منٹ کے لئے ایوان کو موخر کیا جاتا ہے۔

(ایوان کی کارروائی دس منٹ تک کے لئے ملتوی کردی گئی)

(ایوان کی کارروائی بعد از وقفہ، ایک بجکر تیس منٹ پر،زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر دوبارہ شروع ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: السلام علیکم۔تمام پارلیمانی لیڈرز سے چیمبر میں ملاقات کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ محترمہ عالیہ کامران صاحبہ کا بل ہاؤس میں پیش کیا جائے۔اور جو فیصلہ کیا گیا ہے اس کو ہاؤس کے sense سے ختم کیا جاتا ہے۔لہذا عالیہ کامران صاحبہ بل پیش کریں۔

THE ISLAMABAD HIGH COURT (AMENDMENT) BILL, 2019

محترمہ عالیہ کامران : شکریہ جناب سپیکر۔میں اپنا بل introduce کرواتی ہوں

I introduce a Bill further to amend the Islamabad High Court Act, 2010 [The Islamabad High Court (Amendment) Bill, 2019].

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بل introduce ہوگیا ہے اور اس کو کمیٹی کو بھیجاجاتا ہے۔ ایوان کی کارروائی کو کل بروز بدھ ۱۶جنوری۲۰۱۹، صبح گیارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

———————

(ایوان کی کارروائی بروز بدھ ۱۶جنوری ۲۰۱۹، صبح ۱۱بجے تک ملتوی کی گئی)

———————